حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

سرکاری ہدایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تقویٰ
عدالتی قواعد، خواہش مند کو عہدہ نہیں دیا جائے گا
اِسلامی ممالک میں کافر محفوظ ہیں جبکہ اُن کے ملکوں میں مسلمان غیر محفوظ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 51 سائیڈ A　30-08-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جناب رسالت مآب ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کی تعریف فرمائی۔ تو اُن میں حضرت ثابت بن قیس ابن شماسؓ بھی تھے اور پھر فرمایا نِعْمَ الرَّجُلُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍؓ، نِعْمَ الرَّجُلُ مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ. ان میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تعریف بھی ہے۔ حضرت معاذؓ نے علم حاصل کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے۔ اور پہلے تو یہ حال تھا کہ کبھی کبھی اصلاح کی ضرورت پڑی۔

امام کو نماز لمبی نہیں پڑھانی چاہیے :

نماز لمبی پڑھا دیتے تھے، یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مغرب پڑھتے تھے پھر بنوسلمہ اِن کا قبیلہ ہے اُن کے ساتھ ساتھ مغرب بعد واپس آجاتے تھے اور پھر عشاء کی نماز پڑھاتے تھے۔ وہ عشاء کی نماز لمبی

پڑھاتے تھے۔ایک دن اُنہوں نے بہت لمبی سورت شروع کردی۔ اِدھر یہ ہوا کہ ایک آدمی اپنے درختوں کو یا کھیتی کو پانی دینے کے لیے اُونٹ لایا تھا۔اب یہ اشکال پڑا اِس کو کہ میں اگر نماز میں شامل رہتا ہوں تو اُس کا کرایہ پڑ رہا ہے، حرج ہو رہا ہے، پانی نہیں دے سکوں گا مثلاً اِس کے ذہن میں یہ آیا کہ نیت توڑ دوں۔ لہٰذا اُس نے اپنی الگ نماز پڑھ لی اور اپنے کام میں لگ گیا۔حضرت معاذؓ کو یہ چیز بری لگی۔انہوں نے کہا یہ کیا طریقہ ہے کہ نماز توڑ دی اور اپنی پڑھ کر کام میں لگ گیا۔

نبی علیہ السلام کی خدمت میں شکایت :

اُنہوں نے کچھ (بُرا بھلا) کہا۔ یہ بات اُس تک پہنچی تو اُس صحابی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دونوں باتیں کہیں کہ یہ یہاں مغرب کی نماز پڑھتے ہیں پھر جاتے ہیں پھر عشاء کا وقت ہوتا ہے تو لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں ایسے پڑھ رہا تھا، اِنہوں نے لمبی سورت شروع کردی تو میں نے نماز توڑ کر اپنی پڑھ لی اور کام میں لگ گیا۔اب یہ مجھے برا کہہ رہے ہیں۔میرے بارے میں اِنہوں نے برے کلمات استعمال کیے لوگوں کے سامنے۔

نبی علیہ السلام کی جانب سے اصلاح :

تو رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر خفاء ہوئے کہ یہ کیا کیا؟ بس جب عشاء کی نماز پڑھو تو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى جیسی سورتیں ہیں یہ پڑھو، لمبی سورت سورۂ بقرہ وغیرہ ا(نہیں پڑھنی) ایک تو لوگ دن بھر کے تھکے ہوئے ہوتے ہیں نیند ویسے ہی آتی ہوتی ہے اُس وقت۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُن کے بالکل ابتدائی دَور (کا معاملہ) تھا لیکن ذہین آدمی جو ہوتا ہے اُس کی ذہانت تو نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کبھی ایسی بات ہو جائے کہ جس میں اصلاح کی ضرورت پڑے۔ یہ تو ہر بڑے کا مقام ہوتا ہے چہ جائیکہ نبی۔ نبی اور غیر نبی کا تو بہت بڑا فرق ہے، یہ تو ہر چھوٹے بڑے میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔

علم میں انتہائی ترقی :

لیکن رفتہ رفتہ اس واقعہ سے پہلے یا اُس کے بعد جیسے بھی ہوا آپ علم حاصل کرتے رہے برابر اور اتنے بڑے عالم ہوگئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اِن کی تعریف فرمائی اور یہ فرمایا اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ

وَالْحَرَامِ یہ حرام اور حلال کو بہت زیادہ جاننے والے ہیں۔اور ان کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حق دیا کہ وہ فیصلے دیتے تھے اور فیصلے دینا تو کام ہے اُس کا جس کے اندر بڑی خوبیاں جمع ہوں یعنی وہ اعتدال پر رہتا ہو، غصہ میں آکر زیادتی نہ کر بیٹھے، ذاتی انتقام نہ لے، ٹھنڈے مزاج کا ہو، عفیف ہو اور بہادری بھی ہو کہ وہ ایک فیصلہ دے سکتا ہو شجاعت جسے کہتے ہیں اور علم اور عمل ہو اُس میں۔تقریباً یہ آٹھ نو چیزیں ہیں جو قاضی کے اندر ہونی چاہئیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے اِن کو خود قاضی بنایا۔

جج کا عہدہ طلب کرنے والے کو یہ عہدہ نہیں دیا جائے گا :

کسی نے اگر چاہا کہ میں قاضی ہو جاؤں تو اُسے آپ نے منظور نہیں فرمایا۔

خطرہ بھی ثواب بھی :

اور یہ بھی فرمایا کہ قاضی ہونے کا عہدہ طلب کرنا گویا یہ بڑی خطرناک بات ہے۔قاضی ایسے ہے جیسے بس کنارے پر پڑا ہے جہنم کے۔ذرا سی غلطی کرے گا تو اندر رسید ہا جائے گا، تو یہ کام آسان نہیں ہے۔لہٰذا کوئی اِسے اپنے لیے طلب نہ کرے تاوقتیکہ اُس کے ذمہ یہ بوجھ ڈالا جائے پھر وہ اگر کرے گا تو اُس کو ثواب ہوگا۔اگر اُس نے غلطی سے غلط فیصلہ دے بھی دیا تو بھی ثواب اُس کو ہوگا لیکن کب؟ جبکہ وہ خود مکمل ہو یہ صفات اُس میں کامل درجہ میں پائی جارہی ہوں اور وہ فیصلہ اپنی کوشش سے صحیح دے رہا ہو، پھر ہے یہ۔

رنجیت سنگھی نہیں چلے گی :

لیکن اگر جاہل کوئی قاضی ہوگیا اُسے خبر ہی نہیں وہ پوچھتا بھی نہیں تو پھر تو کوئی بات نہ ہوئی، یہ رنجیت سنگھ کے بارے میں جو مشہور کر رکھا ہے کہ اُس کے پاس درخواستیں بہت جمع ہوگئیں تو اُس نے اکٹھی کر کے کہا ایک درخواست اِدھر ڈالتے جاؤ ایک اُدھر ڈالتے جاؤ۔یہ منظور یہ نامنظور، یہ منظور یہ نامنظور، جلدی سے ساری نمٹ گئیں۔تو یہ تو کوئی بات نہ ہوئی یہ منظور یہ نامنظور۔یہ تو اُن لوگوں کا طریقہ ہوسکتا ہے کہ جن کے سامنے آخرت نہ ہو، خدا کے ہاں جانے اور جواب دہ ہونے کا تصور ہی نہیں ہے ایسے لوگ کریں تو کریں، اسلام میں تو یہ بات نہیں ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے پھر اِن کی تعریف فرمائی یہاں اِرشاد ہے نِعْمَ الرَّجُلُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ؓ

معاذ بن جبلؓ اچھے آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کسی کو اچھا کہہ دیں تو اِس سے بڑا درجہ کسی کا کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے بھی ہو جاتا ہے کہ ایک دفعہ آدمی کو جھٹکا سا لگتا ہے ذرا سا اور اُسے احساس ہو جاتا ہے کہ یہ میرے اندر کمی ہے۔ وہ کمی کو پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے بہت کوشش کی ہے علم حاصل کرنے میں اور نہایت ذہین آدمی تھے۔

مقروض تھے اِس لیے بھی قاضی اور مُحَصِّلْ بنا دیا :

لٰہذا اِن کی تعریف کی ہے پھر اِن کو قاضی بنا کر بھیج دیا یمن کا۔ اور اصل میں یہ مقروض تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مُحَصِّل بھی بنا کر بھیج دیا کہ یہ اِس طرح سے کام کریں گے تو بیت المال سے اِن کو اجر مل جائے گا۔

جج کے لیے اہم ہدایت :

جب یہ جانے لگے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اِن کو رُخصت کیا، ساتھ ساتھ تشریف لے گئے اور ہدایات دیتے رہے۔ یہ بھی فرمایا کہ شاید یہ میرا ملنا تم سے یہ آخری ہو اور اب جو تم آؤ گے تو لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَ قَبْرِیْ پھر ایسے ہوگا کہ تم یہ مسجد اور قبر جو ہے میری اِس کے پاس سے گزرو گے۔ جب اِنہوں نے یہ سنا تو بہت زیادہ روئے اور اسی طرح سے ہوا بھی۔ بہرحال یہ وہاں چلے گئے حکم بھی یہی تھا اور پھر آپ نے ہدایات دیں کہ وہاں کسی پر تم سے ظلم نہ ہونے پائے۔ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ اللہ کے یہاں مظلوم کی بددُعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ تو اس طرح کی ہدایات دے کر اِن کو روانہ کیا آپ نے۔

اسلامی ہدایات کی بدولت غیر مسلم پوری دُنیا میں محفوظ ہیں :

اور یہ اسلامی اُصول چلا آ رہا ہے کہ غیر مسلموں پر بھی زیادتی نہ کی جائے۔ اب یہاں کیا پوری اسلامی مملکتوں میں غیر مسلم محفوظ ہیں۔ اُن کا قتل عام کبھی نہیں کیا جاتا۔ حتی کہ یہ ہماری سرشت بن گئی کہ جہاں مسلم حکومت ہوگی کبھی بھی غیر مسلم رعایا کے ساتھ زیادتی ہوتی ہی نہیں سرے سے۔ یہاں سندھ میں رہ رہے ہیں ہندو کسی کو پتا بھی نہیں۔ بنگلہ دیش میں ایک عرصہ تک ہندو بڑی تعداد میں رہتے رہے ہیں، کوئی فساد نہیں ہوا۔

غیر مسلموں میں برداشت نہیں ہوتی :

ہاں غیر مسلموں میں یہ برداشت نہیں۔ اُن کے ہاں ایسی ہدایات نہیں ہیں۔ تو اُن کے ہاں فساد ہوتے رہتے ہیں آئے دن، ہندوستان میں فساد ہوتے رہتے ہیں۔ سپین میں تو نسل کُشی ہوئی مسلمانوں ہی کو ختم کرنے کی کوشش کی اُنہوں نے، کہ دوبارہ برسرِ اقتدار کبھی آ ہی نہ سکیں، ہوں ہی نہ یہ۔ مگر اسلام میں یہ معاملہ نہیں ہے۔

کافر پر بھی ظلم کی اجازت نہیں ہے :

اور اسلام میں یہ بھی بتلایا گیا کہ مظلوم جو بھی ہو چاہے کافر ہو، بد دُعا اُس کی منظور خدا کے یہاں ہوتی ہے۔ اب ویتنام میں امریکہ نے مظالم کیے ہیں تو خدا کی مدد ویتنامیوں کے ساتھ ہوگئی۔ اتنی بڑی طاقت ہونے کے باوجود اُسے وہاں سے ہٹنا پڑا بلکہ عالمی سطح پر خاصی رُسوائی ہوئی ویتنام میں۔ تو جو مظلوم ہوگا خدا کی مدد اُس کے ساتھ ہو جائے گی۔ اور جب خدا کی مدد ساتھ ہو جائے گی تو پھر وہ غالب آ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِن کو خاص طور پر یہ ہدایت دی کہ دیکھو مظلوم کی بد دُعا سے بچو۔ اسی طرح سے ہدایات جناب رسول اللہ ﷺ کی اور حضرات کے لیے بھی ہیں۔

ایک اہم عدالتی اُصول :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تردد ہوتا تھا فیصلے دینے میں، یمن بھیجا اِن کو ایک دفعہ۔ تو آپ نے فرمایا کہ بس یہ کرو کہ جب تک فریقِ دوم کی بات نہ سن لو، کوئی فیصلہ نہ دو۔ تو یہ ایک اُصول جناب نے بتلا دیا، تو حضرت معاذؓ کو اہل سمجھا ہے رسول اللہ ﷺ نے، کہ یہ جائیں گے وہاں فیصلے کریں گے سمجھدار ہیں۔

فیصلے کس ترتیب سے کیے جائیں :

طریقہ اِن سے پوچھا کہ یہ بتلاؤ کہ تم فیصلہ کرو گے تو کیسے کرو گے؟ اِنہوں نے کہا ''کتاب اللہ'' سے پھر ''سنتِ رسول اللہ'' سے (ﷺ)، پھر؟ انہوں نے عرض کیا میں ''اجتہاد'' کروں گا سوچوں گا پھر اِس میں اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِن کو اجازت دی۔ تو اب یہ کیا ہو گیا؟ یہ فتویٰ کی بھی گویا ایک سند ہوگئی۔ تو یہ وہاں پہنچے، اب وہاں سے واپس جب آئیں ہیں تو اُسی طرح ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

دُنیا سے رخصت ہو چکے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔

جج کے تحفے یا سرکاری ہدایا :

تو اِن کو کچھ وہاں سے عطیات اور ہدایا ملے۔ وہ ایسے نہیں تھے کہ جیسے رشوت ہوتی ہو، بلکہ جیسے اپنے جان پہچان کے لوگ دے دیں، اِس طرح کے تھے۔ تو وہ آئے اور اُنہوں نے وہاں سے جو وصولی ہوئی تھی حکومت کے حق میں خراج وغیرہ کی وہ دی اُس کے بعد یہ رقم پیش کی ابوبکرؓ کے پاس اور کہا یہ میرے لیے ہے (معاملہ واضح کر دیا چھپایا نہیں)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نرمی کی کہ ٹھیک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا یہ تو اِن کے لیے دُرست نہیں ہے، تو اِنہوں نے اُن کی بات نہیں مانی، اور دے دیں اُن کو وہ چیزیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو مجھے وہاں بھیجا تھا مقصد بھی آپ کا یہی تھا کہ میرے جو قرض وغیرہ ہیں وہ ہٹ جائیں۔ اس طرح سے میں ایک کام پر لگ جاؤں۔ تو ایک کام سامنے آیا اُس پر مجھے لگا دیا، میں وہ کام کروں اور قرض سے سبکدوش ہو جاؤں، اور یہ آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو اِن کی بات مان لی۔

حضرت عمرؓ کی فراست :

لیکن مشیر تھے نا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے وزیر ہوں۔ تو اُنہوں نے یہ عرض کیا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے اس میں حلت نہیں ہے، جواز نہیں ہے۔

حضرت معاذؓ کا خواب اور خوفِ خدا :

اب حضرت معاذؓ نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں کہیں ڈوب رہا ہوں اور عمرؓ نے مجھے وہاں سے بچا لیا۔ تو اُنہوں نے کہا اِس خواب کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرت عمرؓ کی رائے ہے وہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ مال جو تھا وہ بیت المال میں جمع کروا دیا۔ اُس کے بعد پھر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ اب جناب اِن کو یہ دے دیں کیونکہ بیت المال میں اب آ گیا۔ اب خلیفہ کو حق ہے کہ وہ جسے مستحق سمجھتا ہے جتنا اُتنا اُسے دے دے۔ تو اب آپ دے دیجئے تو اِس میں کوئی حرج نہیں ہے، ایک اُصولی بات فرمائی۔

خلیفہ کا مشیر کی رائے دُرست قرار دینا :

تو حضرت ابوبکرؓ نے پھر اسی طرح سے کیا۔ یہاں جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کی بھی تعریف کی ہے اور ''معاذ بن عمرو بن جموح'' کی بھی تعریف کی ہے۔ یہ عمرو بن جموح جو ہیں یہ اُحد کے میدان میں شہید ہو گئے تھے۔ اُن کے بیٹے ہیں معاذ بن عمرو بن جموح۔ اِن کی بھی رسول اللہ ﷺ نے تعریف فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اِن حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا ....